REGD. No. L/5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ فتح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت ہے گو نسبتاً افاقہ ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ دردِ کمر ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۲ | ۱۴ فتح ۱۳۲۷ھ ش | ۱۳ صفر ۱۳۶۸ھ | ۱۴ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۸۲

مولوی تمیز الدین بلا مقابلہ کامیاب ہو جائینگے

کراچی ۱۳ دسمبر امید ہے کل مجلس دستور ساز کے صدر کے انتخاب میں مولوی تمیز الدین بلا مقابلہ کامیاب ہو جائینگے آج دو امیدواروں نے نامزدگی کے کاغذات پیش کئے تھے۔ دستور ساز کی لیگ پارٹی نے اپنا نمائندہ مولوی تمیز الدین کو ہی منتخب کیا۔ اس پر دوسرے امیدوار مسٹر ہاشم گزدر بھی ان کے حق میں دستبردار ہو گئے۔

پاکستان کے نئے نوٹوں کا اجراء

کراچی ۱۳ دسمبر۔ اگلے مہینے سٹیٹ بنک آف پاکستان ایک روپیہ اور دو روپے کے نوٹ جاری کرے گا۔ یہ نوٹ لندن سے چھپوائے گئے ہیں۔ اور ان کی پشت پر شاہی قلعہ لاہور اور مقبرہ جہانگیر کی تصاویر ہیں۔ دو روپے کے نوٹ پر سٹیٹ بنک کے گورنر کے دستخط اُردو میں ہیں۔

صنعتی بستی کا قیام

نئی دہلی ۱۳ دسمبر حکومت ہند نے تجربہ کے طور پر دہلی سے ۸۰ میل دور ۱۰ ہزار پناہ گزینوں کی ایک بستی آباد کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ جس میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں جاری کی جائیں گی۔

پاکستان کشمیر میں صرف دفاع کر رہا ہے

کراچی ۱۳ دسمبر۔ پاکستان کی وزارت دفاع کی طرف سے ہندوستان ریڈیو کے اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ آزاد اور پاکستانی فوج نے کشمیر کے مختلف محاذوں پر زبردست جارحانہ حملے شروع کر دئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کا اس قسم کا پروپیگنڈا کسی نئے حملے کی تیاری کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ پاکستانی اور آزاد فوجیں اتحادی کمشن کی ہدایات کے مطابق صرف دفاعی لڑائی لڑ رہا ہے۔ اور اس نے کبھی بھی کسی محاذ پر جارحانہ اقدام نہیں کیا۔

بین المملکتی کانفرنس کا اجلاس

کراچی ۱۳ دسمبر بین المملکتی کانفرنس کا اجلاس آج تیسرے پہر منعقد ہوا۔ جس میں چار سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور کیا گیا ہے۔ کل تیسرے پہر پھر اجلاس ہوگا۔

کھانڈ کے راشن میں اضافہ

لاہور ۱۳ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو فی کس دو چھٹانک کھانڈ زائد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ۲۳ سے ۳۱ دسمبر کے دوران میں ڈپوؤں سے حاصل کی جا سکتی ہے

کمیونسٹ سنگھائی کی ۴۰ میل دور

سنگھائی ۱۳ دسمبر کمیونسٹ فوجیں سنگھائی سے صرف ۴۰ میل دور ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو شمالی چین کا اہم شہر اور کانوں کا مرکز ہے۔ کمیونسٹوں کو کوہستان اور دوسری دہاتیں ہاتھ لگی ہیں۔ جنہیں سرکاری فوجوں نے تباہ نہیں کیا تھا۔ اس کارروائی سے یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ شمالی چین کی سرکاری فوجوں کا کمانڈر کمیونسٹوں سے سمجھوتہ کرنے کی خواہشمند ہے۔

امریکہ کی چین کو امداد

واشنگٹن ۱۳ دسمبر۔ امریکہ کی اقتصادی مدد کے ایڈمنسٹریٹر مسٹر ہاپ مین چین پہنچ گئے ہیں اور چین کو مدد دینے کے سلسلے میں وہ جنرل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد وہ کوریا روانہ ہو جائینگے۔

خوراک کی پیداوار میں اضافہ

واشنگٹن ۱۳ دسمبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ ۴۹-۱۹۴۸ء میں دنیا بھر میں خوراک کی اوسط پیداوار قبل جنگ کی پیداوار سے بہت زیادہ ہوگی۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ جنگ کے بعد اوسطاً پیداوار ہر سال ہوتا رہا ہے۔ مگر دنیا کی آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے خوراک کی کمی محسوس ہوتی رہی ہے۔

جاپان میں عام انتخابات

ٹوکیو ۱۳ دسمبر۔ جاپان کی تمام سیاسی پارٹیوں نے جنرل الیکشن میں حصہ لینے کیلئے انتخابی مہم شروع کر دی ہے۔ یہ انتخابات اگلے سال جنوری میں ہوں گے۔

ہندوستانی مبصر حیدر آباد کے دورے پر

نئی دہلی ۱۳ دسمبر حکومت ہند نے ایک غیر سرکاری وفد جو مولوی عبد اللہ مصری اور فرخ سیر شاکری پر مشتمل ہے حیدر آباد کے حالات دیکھنے کیلئے روانہ کیا ہے یہ وفد پولیس ایکشن سے قبل رضا کاروں نے جو مظالم کئے تھے ان کی تحقیق کریگا۔ ریاست کا دورہ ختم کرنے کے بعد وفد وزیر اعظم ہندوستان کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کریگا۔

نشستند - گفتند و برخاستند

پیرس ۱۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس میں آج ختم ہو گیا۔ اب اس کا آئندہ اجلاس اپریل میں نیو یارک میں ہوگا۔ بی بی سی کے نمائندے نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس اجلاس کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ نشستند - گفتند و برخاستند -

شہری دفاع کیلئے مراعات حاصل کرنیکی کوشش

ڈھاکہ - مشرقی بنگال کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک وفد حکومت پاکستان کے پاس کراچی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ شہری دفاع کیلئے حکومت سے مراعات حاصل کی جائیں۔ اس وفد کے قائد مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم ہونگے۔

بین المملکتی کانفرنس دوستانہ فضا میں ہو رہی ہے

لاہور ۱۳ دسمبر پاکستان کی طرف سے بین المملکتی کانفرنس میں شرکت کرنیوالے وفد کے ایک ممبر سردار عبد الحمید دستی کل واپس آگئے آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ کانفرنس دوستانہ فضا میں ہو رہی ہے اور اکثر معاملے باہمی رواداری سے طے ہو رہے ہیں۔ بہت سے مابہ النزاع اُمور کا تصفیہ ہو چکا ہے امید ہے یہ کانفرنس کامیاب رہیگی۔

اتحادی اقوام کے خاص نمائندے کی آمد

کراچی ۱۳ دسمبر۔ اتحادی اقوام کے کشمیر کمشن نے پاکستان اور ہندوستان کے مابین کشمیر کے مسئلہ کو سلجھانے کے لئے ایک خاص نمائندہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

صدارت کے امیدوار

کراچی ۱۳ دسمبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے عہدہ صدارت کے لئے آج دو امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی پیش کئے۔ جن میں ایک مجلس دستور ساز کے نائب صدر مولوی تمیز الدین ہیں اور دوسرے مسٹر ہاشم گزدر

مشرقی بنگال میں آبپاشی کی نئی سکیم

ڈھاکہ ۱۳ دسمبر۔ مشرقی بنگال کے ضلع میمن سنگھ میں آبپاشی کی نئی سکیمیں جاری کی جا رہی ہیں۔ امید ہے ان کے ذریعہ سے سالانہ پیداوار میں ۵۰ ہزار من کا اضافہ ہو جائے گا۔

اناج باہر نکالنے کی اپیل

ملتان ۱۳ دسمبر مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری فضل الٰہی نے جہانیاں میں تقریر کرتے ہوئے زمینداروں سے اپیل کی کہ وہ اناج کے ذخائر کو باہر نکال دیں۔ آپ نے کہا۔ اس وقت کشمیری مہاجرین کثرت سے پاکستان آ رہے ہیں۔ انکی امداد کی سخت ضرورت ہے۔

ــــ تراڑکھل ۱۳ دسمبر کشمیر کے قریباً تمام محاذوں پر ہندوستانی فضائیہ نے زبردست بمباری شروع کر دی ہے اور فوجی ٹھکانوں کے علاوہ شہری آبادی کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

مملکت افغانستان کی ہمدردی پاکستان کے ساتھ ہے

ملا صاحب شوربازار کی تقریر

لاہور ۱۳ دسمبر کل اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں قریباً ایک لاکھ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے ملا صاحب شوربازار (افغانستان) نے فرمایا۔ مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی خطے یا کونے میں آباد ہیں۔ سب آپس میں بھائی بھائی اور ایک ہی جسم کے دست و بازو ہیں۔ اگر کوئی کوتاہ بین آنکھ انہیں ایک دوسرے سے جدا سمجھتی ہے تو وہ غلطی پر ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں قائداعظم کو خراج تحسین ادا کیا۔ جنہیں پاکستان ایسی مملکت اسلامی قائم کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے فرمایا لیکن آپ کے سامنے پہلے سے کہیں زیادہ مشکل مراحل ہیں۔ کیونکہ کسی چیز کے حاصل کرنے سے اسے قائم رکھنا زیادہ مشکل ہے۔

ملا صاحب شوربازار نے فرمایا میں۔ منصر کیمپ میں مظلوم و مجروح کشمیری مہاجرین کو دیکھا تو میرے دل پر چوٹ لگی۔ مہاجرین کی اعانت و امداد سنت صحابہ کرام ہے۔ ہم تہیہ کر لیں گے۔ کہ جب تک ایک ایک مہاجر امن اور چین سے نہ بس جائے گا۔ ہم دم نہ لیں گے

آپ نے فرمایا۔ اسوقت فلسطین اور کشمیر میں جو جنگ جاری ہے۔ وہ میرے نزدیک جہاد ہے۔ مملکت افغانستان کی ہمدردی اس معاملے میں مسلمانان فلسطین و پاکستان کے ساتھ ہے۔

آپ نے کہا پاکستان کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اسلامی راہوں پر گامزن ہو جائے تاکہ اس کا یہ عمل دوسرے اسلامی ممالک کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دے۔

تقریر کے بعد آپ نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا فرمائی

آپ نے تقریر فارسی زبان میں فرمائی۔ جس کا اردو میں ترجمہ صوبہ سرحد کے سابق وزیراعظم سردار اورنگ زیب خاں نے کیا۔ اور آپ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا

آپ کی تقریر میں مغربی پنجاب کے کابینہ ہائی کورٹ کے ججوں و دیگر اعلیٰ احکام کے علاوہ ہز ایکسی لینسی راجہ غضنفر علیخاں نے بھی شرکت کی۔

(نامہ نگار خصوصی)

درخواست دعا

عزیزم مبارک احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج عرصہ دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے تمام درویشان قادیان اور احباب سلسلہ سے مودبانہ درخواست ہے کہ وہ انکی جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالحفیظ سلطانپورہ) لاہور

”موجودہ حالات میں عالم اسلام کی حیثیت اور اسکا مستقبل“

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بصیرت افروز تقریر

لاہور ۱۲ دسمبر آج ساڑھے چھ بجے شب لاء کالج کے بینارڈ ہال میں احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”موجودہ حالات میں عالم اسلام کی حیثیت اور اس کا مستقبل“ کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض آنریبل جسٹس مسٹر ایس اے رحمان صاحب نے سرانجام دیئے۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جس میں ہر طبقہ کے معزز اور تعلیم یافتہ اصحاب شامل تھے۔ حضور کی تقریر اول سے آخر تک نہایت دلچسپی اطمینان اور سکون کے ساتھ سنی گئی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم ماسٹر خیر اللہ صاحب نے کی۔ حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ تقریر کے پہلے حصے میں حضور نے ان دو سوالوں پر روشنی ڈالی (۱) دنیا میں عالم اسلام کو کیوں الگ حیثیت حاصل ہے (۲) موجودہ سیاسی حالات کیا ہیں اور وہ عالم اسلام پر کس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں؟

اسی ضمن میں حضور نے بتایا کہ اسلام کی بعض خصوصیات کی وجہ سے جب کبھی یورپین ممالک کے سامنے کسی اسلامی ملک کا سوال آتا ہے۔ تو وہ اس سوال کو علاوہ سیاسی اور ثقافتی رنگ دینے کے اسے مذہبی اور بین الاقوامی سوال بھی بنا لیتے ہیں اور اس طرح گویا وہ خود عالم اسلام کی ایک الگ حیثیت قرار دے لیتے ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اس وقت اسلامی ممالک پر جس رنگ میں اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ان وجوہ پر بھی روشنی ڈالی۔ جن کی بناء پر یہ طاقتیں عالم اسلام کو کمزور کرنے کی خواہاں ہیں۔

عالم اسلام کے مستقبل پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک عالم اسلام کا مستقبل بالکل محفوظ ہے۔ بشرطیکہ قرآن کریم نے ہمارے لئے جو کامیابی کے جو ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ ہم ان پر عمل کریں۔ حضور نے ان ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے متعدد اہم تجاویز پیش فرمائیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں

(۱) جب اسلامی ممالک سے معاملہ پڑنے پر یورپ خود ان کی ایک جداگانہ حیثیت قرار دے دیتا ہے تو کیوں نہ اسلامی ممالک سچ مچ آپس میں اس قسم کا اتحاد پیدا کر کے صحیح معنوں میں ایک عالم اسلام قائم کر لیں۔ جس کا ہر ایک رکن اپنے ملک کی قومیت کے علاوہ اپنے آپ کو ایک بڑی قومیت یعنی عالم اسلامی کا رکن بھی قرار دے۔

(۲) اسلامی ممالک کو باہمی رقابتیں دور کر کے ایک دوسرے کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔

(۳) اسلامی ممالک کے باشندوں کو ایک دوسرے کے ملک میں بکثرت آنا جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں نوجوانوں کو سوسائٹیاں قائم کر کے اجتماعی طور پر کوشش کرنی چاہیئے

(۴) اسلامی ممالک کو ایک دوسرے سے بکثرت تجارتی تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔

(۵) جن علاقوں کے مسلمان نسبتاً زیادہ پسماندہ ہیں۔ مثلاً مغربی اور مشرقی افریقہ وغیرہ۔ ہمیں امدادی انجمنیں قائم کر کے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔

(۶) قرآن کریم نے اسلام کی ترقی کا سب سے بڑا گر تبلیغ اسلام بیان فرمایا ہے۔ ہمیں اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

آخر میں صدر محترم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کا شکرگذار ہوں۔ کہ جس نے اس فاضلانہ تقریر کے سننے کا ہمیں موقع بہم پہنچایا۔ جناب مرزا صاحب نے تھوڑے سے وقت میں بہت وسیع مضمون بیان فرمایا اور اسکے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے جو تعمیری تجاویز بیان فرمائی ہیں وہ نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ ہمیں ان پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فضل عمر ہوسٹل کے نادار طلباء

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں چند طلباء بہت عسرت کی حالت میں ہیں۔ اگر صاحب توفیق اور مخیر احباب چار طلباء کے خرچ خوراک کی ذمہ داری لے سکیں تو ان طلباء کی تکلیف ایک حد تک کم ہو جائیگی خرچ خوراک فی کس پچیس ۲۵ روپے ماہوار کے لگ بھگ ہوتا ہے

قوم کے ان بچوں کی پیشکش مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئے

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

دسمبر کے خاتمہ سے پہلے پہلے وعدے آجائیں

فرمایا:۔

”بہرحال تحریک جدید کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دور اول کے سپاہی جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ وہ جلد از جلد وعدے لکھوائیں۔ اور جیسا کہ ہمیشہ سے قاعدہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دس فروری ان وعدوں کی آخری میعاد ہو۔ لیکن پسندیدہ یہی ہوگا کہ دسمبر کے خاتمہ سے پہلے پہلے وعدے آجائیں۔ کیونکہ پھر دوسرے سال کا بجٹ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ اور اگر وعدے دیر سے آئیں۔ تو ان سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ پس مناسب یہی ہے کہ دسمبر کے خاتمہ تک دوست اپنے وعدے لکھوا دیں۔ لیکن کسی مشکل کی وجہ سے کوئی فرد یا جماعت رہ جائے۔ تو وہ اپنا وعدہ دس فروری تک بھجوا دے جس خط پر دس فروری کی مہر ہوگی۔ وہ قبول کر لیا جائے گا“۔

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ہر جماعت کے ہر عہدہ دار اور اسکی جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے اور ہر اس دوست کا فرض ہے جو براہ راست اپنا وعدہ حضور کے پیش کرتا ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو پڑھ کر جلد سے جلد اپنے وعدے حضور کے پیش کر دے۔ وہ کارکن جو اپنی جماعت کی مکمل فہرست دسمبر کے آخر تک حضور کے پیش کر دیں گے۔ ان کے اور ان کی جماعت کا نام حضرت کے حضور ۳۱ دسمبر کو دعا کے لئے پیش کیا جائیگا پس احباب دفتر اول اور دفتر دوم کی فہرستیں فوری مکمل کر کے ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے

(وکیل المال تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ واریاں

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے متعلق روزنامہ الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان ہو چکا ہے کہ اس دفعہ یہ جلسہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت کو علم ہے کہ ربوہ بلاشبہ وادی غیر ذی زرع ہے۔ جہاں کہ ہر قسم کے انتظامات کرنے ہیں۔ سب سے اہم مسئلہ رہائش کے لئے انتظام کرنے کا ہے۔ اور اسوقت حال یہ ہے کہ نام کو بھی کوئی ایک جھونپڑا نہیں ہے اور ہزاروں نفوس کے لئے کس قدر مکانات کی ضرورت ہوگی۔ یہ معاملہ محتاج تشریح نہیں۔ اس کے علاوہ خوراک۔ روشنی پانی۔ صفائی وغیرہ کے لئے کس قدر انتظامات کرنے ہوں گے اور یہ بات بھی بالکل ظاہر و باہر ہے۔ کہ ایسے انتظامات کرنا ایک بے آباد جگہ میں کس قدر مشکل اور پیچیدہ ہیں اور اسکے مقابل پر ہماری آمد چندہ جلسہ سالانہ بتا رہی ہے کہ ہم نے یقیناً اپنی ذمہ واریوں کو سمجھا ہی نہیں۔ احباب اندازہ لگائیں کہ ہماری یہ کیفیت کیا نتائج پیدا کرے گی بقیہ ص ۴

۴ میں احباب جماعت کو عموماً اور عہدیداروں کو خصوصاً اس اعلان کے ذریعہ سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس التواء سے جو جلسہ سالانہ کے انعقاد میں ہو چکا ہے۔ فائدہ اٹھاتے ہوئے اس غیر معمولی کمی کو پورا کر کے خوشنودی خدا حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل
۱۴ دسمبر ۱۹۴۸ء

اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے

آجکل چونکہ لوگ سیاسی باتوں کیطرف زیادہ متوجہ ہیں۔ اور اخبارات اور ملکی اور قومی حالات معلوم کرنے کے دوسرے ذرائع عام ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ ہر بات کو اب سیاسی نقطوں سے ہی تولنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں میں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بعض تو یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ دین کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ملک و قوم کے معاملات مذہبی معاملات سے جدا ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے بعض اس حد تک مبالغہ کرتے ہیں۔ کہ وہ کھلم کھلا یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم ترک یا مغل یا ایرانی یا ہندی پہلے ہیں اور مسلمان بعد میں۔ ایک دوسرا فریق اس کے بالکل متضاد یہ کہتا ہے کہ سیاست ہی اسلام ہے۔ ان دونوں فریقوں میں سے اول الذکر فریق علمائے یورپ سے متاثر ہوا ہے جنہوں نے حکومت کو دو قسموں مذہبی اور دنیاوی میں تقسیم کیا ہے۔ ان علماء کا خیال ہے کہ مذہب ہر انسان کا ذاتی اور نجی معاملہ ہے۔ اسکو ملکی اور قومی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرا فریق اس اول الذکر فریق کے مقابلہ میں مذہب اور سیاست کو ایک ہی بتاتا ہے۔ چنانچہ آجکل کے بہت سے مسلمان علما یہی خیال ظاہر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسلام ہی سیاست ہے یا کم سے کم کہتے ہیں کہ اسلام میں سیاست اور مذہب ایک ہی چیز ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ اسلام میں مذہب اور سیاست نہ تو ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور نہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہی ہیں۔ اسلام ایک دین ہے۔ جو انسان کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ وہ تمام زندگی کو لیتا ہے۔ اور اسکو ایک خاص سانچہ میں ڈھالنے کی تلقین کرتا ہے۔ انسانی زندگی کے دو موٹے موٹے پہلو ہیں انفرادی اور اجتماعی۔ اسلام ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور دونوں کے لیے ایسے اصول پیش کرتا ہے۔ کہ جن پر چلنے کے نتیجہ میں انسان اپنی زندگی کا اعلےٰ ترین مقصد حاصل کر سکتا ہے انسان کی سیاسی زندگی اسکی اجتماعی زندگی کا ہی ایک شعبہ ہے۔ اس لئے اسلام اس کی سیاسی زندگی پر بھی اسی طرح حاوی ہے۔ جس طرح اس کی اجتماعی زندگی کے دوسرے شعبوں پر حاوی ہے۔ مثلاً اسلام اگر تجارتی معاملات میں دیانت اور عدل و انصاف کی تاکید کرتا ہے۔ تو سیاسی معاملات میں بھی اس کی تعلیم انسان سے یہی تقاضا کرتی ہے پھر اگر اسلام کہتا ہے کہ انسان اپنی انفرادی زندگی کی نشوونما اس طرح کرے۔ کہ جو زندگی کے مقصد اعلےٰ کے حصول کے لئے مفید ہو۔ تو وہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہماری اجتماعی زندگی بھی اس طرح بسر ہونی چاہیئے۔ جو اسی اعلےٰ مقصد کے حصول کے لئے مفید ہو۔ اسلام کے نقطہ نظر سے زندگی کے تمام شعبے ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں یا ایک ہی مشین کے مختلف پرزے ہیں۔ جن کو اپنا اپنا کام اس طرح کرنا چاہیئے۔ کہ جو پوری مشین کے چلنے کے لئے ممد و معاون ہوں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کے لئے مشین بنائی گئی ہے۔ اگرچہ ہر ایک پرزہ اپنا اپنا خاص کام کرتا ہے۔ لیکن اس کا اپنا کام اسی وقت صحیح نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسی وقت وہ اچھا پرزہ سمجھا جاتا ہے۔ جب اس کا کام تمام مشین کے مقصد کا مؤید ہو۔ اگر وہ اپنا کام اس طرح کرے گا کہ مشین کے مقصد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ تو وہ بے کار ہے۔ اور اسکو مشین میں رکھنا عقلمندی سے بعید ہے۔ اسی طرح انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا تعلق ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مذہب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ انسان کا ذاتی یا نجی معاملہ ہے۔ وہ زندگی کو دو غیر مربوط اور متخالف حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں جس کا اکثر نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ سیاست کو صرف ایک شیطانی کھیل سمجھ کر اس سے بالکل نفور ہو جاتے ہیں۔ اور راہبانہ زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یا مذہب سے ہی الگ ہو کر ہر قسم کی بددیانتی اور بے انصافی کو سیاست خیال کرنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں زندگی کے صحیح لائحہ عمل سے ہٹی ہوئی ہیں۔ اور مقصد حیات کی تکمیل کے منافی ہیں۔ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ سیاست ہی اسلام ہے یا اسلام ہی سیاست ہے۔ وہ اسلام کو بہت محدود کر دیتے ہیں۔ اور کل کو جزو میں فٹ کرنے کی کوشش میں صحیح راستہ سے بہت دور جا پڑتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دین کو اس ورلی دنیا کی کشمکش کے غبار سے آلودہ کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کو محض دنیاوی حکومت اور دنیاوی فوقیت حاصل کرنے کا ہی ایک ذریعہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ اور اعمال صالح کو صرف سیاسی تفوق اور انتفاع کے پیمانے سے ناپنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

یہ دونوں نقطۂ نظر جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے افراط و تفریط کی وجہ سے ہیں۔ اور اسلام کی معتدل تعلیم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی تعلیم زندگی کے کسی ایک شعبہ کو ترجیحاً نشوونما نہیں دیتی۔ بلکہ یہ تمام زندگی کو ایک مخصوص مقصد کے نقطۂ نظر سے ارتقائی منازل طے کرنے میں ہماری راہ نمائی کرتی ہے ؛

فہرست چندہ حفاظت مرکز

گزشتہ سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ حفاظت مرکز کی اہمیت کو واضح فرمایا تو ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ اس قسم کا چندہ ہے کہ کوئی شخص اس میں شامل ہونے سے رہ نہیں سکتا۔ اور اگر کوئی شخص آمد تو رکھتا ہے اور مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتا۔ اور حفاظت مرکز کا مقررہ چندہ بھی ادا نہیں کرتا۔ اس کے متعلق خاص اعلان کر دیا جائے گا۔ اور اس سے آئندہ سلسلہ کا کوئی کام لیا جائے گا۔ اور نہ ہی اسے آئندہ قومی ثواب کے کاموں میں شرکت کی اجازت دی جائے گی۔

حفاظت مرکز کے چندہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ کو گزرے بھی ایک سال ہو گیا۔ لیکن پھر بھی ابھی کافی رقم ایسی ہے جو وصول نہیں ہوئی۔ بیشتر اس کے کہ نظارت بیت المال حضور کی خدمت میں عرض کرے کہ فلاں فلاں جماعتیں اور فلاں فلاں اشخاص ہیں کہ ان کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف غفلت سے کام لیا گیا ہے۔ اور ایک بار پھر بذریعہ اعلان ہذا احباب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندہ کی باقی رقم ۵ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ادا فرمائیں۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد چندہ حفاظت مرکز میں حصہ لینے والوں کے اسماء حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ جس میں یہ بتایا ہو گا کہ سو فی صدی وعدہ کرنے والے کون ہیں اور بقایا دار کون؟ (نظارت بیت المال)

موصی صاحبان کے لئے

تحریک ستمبر کے ماتحت ہر موصی کو اپنے وصیت کے چندہ کی تعیین خود سیکرٹری صاحب کو لکھانی چاہیئے۔ کہ اس میں اتنی رقم حصہ آمد کی ہے۔ بعض موصی صاحبان رقم مجموعی طور پر سیکرٹری صاحب کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور حصہ آمد کی تعیین نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا چندہ حصہ آمد وصول نہیں ہوتا۔ سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ حصہ آمد کی تعیین کر لیا کریں۔

خط و کتابت اور چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ رقم کے غلط اندراج کا خطرہ ہے۔ اور جواب بھی جلدی نہیں مل سکتا۔ احباب چندہ بھیجتے وقت لاپرواہی سے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے نمبر تلاش کرنے میں بڑا وقت خرچ ہوتا ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

رقوم بلا تفصیل و فیصلہ مشاورت

عہدہ داران مال اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء کا فیصلہ دربارہ رقوم بلا تفصیل درج کیا جاتا ہے۔ تا کہ دوست چندہ کی تفصیل بھجوانے میں تساہل نہ فرمائیں:۔

"اگر کوئی رقم ایسی موصول ہو جائے جس کی بابت یہ تصریح فرستندہ کی طرف سے نہیں۔ کہ وہ کس مد میں درج کی جائے۔ اگر ایسی رقم بیرون ہند سے وصول ہوئی ہے۔ تو چھ مہینہ کے انتظار کے بعد اور اگر اندرون ہند سے وصول ہوئی ہو۔ تو تین مہینہ کے انتظار کے بعد یہ چندہ عام میں درج کی جائے۔ اگر میعاد مذکورہ بالا میں کوئی تفصیل آجائے۔ تو اسکے مطابق درج کی جائے۔"

(نظارت بیت المال)

قادیان کے متعلق تازہ اطلاع

خدا کے فضل سے سب دوست بخیریت ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے رتن باغ لاہور

قادیان کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ سب دوست وہاں خیریت سے ہیں۔ اور قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ یہ جلسہ انشاء اللہ حسب سابق دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ قادیان کے دوستوں نے حکومت مشرقی پنجاب سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ قادیان کے جلسہ میں شرکت کے لئے ہندوستان کے ایک سو احمدیوں کو اجازت دے۔ یعنی ان کے سفر آمد اور واپسی کے لئے حفاظت کا ضروری انتظام کرے۔ اگر یہ انتظام ہو گیا۔ تو پھر قادیان کے دوستوں کی طرف سے ہندوستان کی مختلف جماعتوں کو دعوت دی جائے گی۔ کہ اس اس تعداد میں اپنے نمائندے منتخب کر کے قادیان بھجوا دیں لیکن جب تک ایسی دعوت نہ آئے۔ اور حکومت کی طرف سے حفاظت کا پختہ انتظام نہ ہو۔ اس وقت تک انڈین یونین کے کسی احمدی دوست کو ایسی تیاری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ابھی تک رستہ مخدوش ہے۔

قادیان سے یہ بھی اطلاع آئی ہے۔ کہ گزشتہ ہفتے ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر صاحب اور کپتان پولیس صاحب قادیان گئے۔ اور ہمارے دوستوں سے ملکر حالات وغیرہ دریافت کرتے رہے۔ اس موقعہ پر ہمارے دوستوں نے ڈی سی صاحب کو بتایا کہ قادیان کے سکھوں نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مملوکہ مکان گرا کر اپنے ساتھ والے گوردوارہ میں شامل کر لیا ہوا ہے۔ اور متعلقہ افسروں کو بار بار توجہ دلانے کے باوجود اس معاملہ میں ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ڈی سی صاحب نے وعدہ کیا کہ میں مقامی مجسٹریٹ کو ہدایت دے جاؤنگا۔ کہ وہ اس بارہ میں فوری اور موثر کارروائی کریں۔

یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ قادیان میں یہ ہدایت پہونچی ہے کہ جو کارخانے اور دوکانیں ابھی تک الاٹ نہیں ہوئی تھیں انہیں الاٹ کرنے کی سکیم بنا کر بالا افسروں کے پاس بھیجی جائے۔

بہشتی مقبرہ کے متصل جانب غرب ایک قطعہ اراضی ہے جو کچھ تو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے اور کچھ ہمارے خاندان کی ملکیت ہے۔ اور اس کا کچھ حصہ مقبرہ بہشتی کے لئے وقف بھی ہو چکا ہے لیکن قادیان کے سکھ پناہ گزین اس قطعہ اراضی کو اپنے نام الاٹ کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایسی الاٹمنٹ مذہبی دست اندازی کا رنگ رکھنے کے علاوہ فتنے کا امکان بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر بہشتی مقبرہ کے ساتھ لگتے ہوئے قطعہ میں سکھوں کا آنا جانا شروع ہو جائے۔ تو اس سے کئی قسم کے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں لہٰذا ہمارے دوستوں نے افسران متعلقہ کو درخواست دی ہے۔ کہ وہ مجوزہ الاٹمنٹ کو روک دیں۔

قادیان سے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی پرانی خادمہ مسماۃ نہالی جو عرصہ سے بڑھاپے کی وجہ سے نابینا ہو کر اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی وفات پا گئی ہے۔ نہالی چونکہ مسلمان ہو چکی تھی اس کی خواہش تھی۔ کہ اس کا جنازہ جماعت کے دوست ادا کریں چنانچہ اس کا انتظام کیا گیا

قادیان کے بیمار دوستوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھے ہیں مستحق دوستوں کو بستر بنوا دیئے گئے ہیں

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں مغربی پنجاب کی مقامی جماعتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ کانوائے کا سلسلہ رکا ہوا ہے اور پاکستان سے گئے ہوئے کئی احمدی دوست قادیان سے واپس نہیں آ سکے۔ اور ان میں سے بعض کے رشتہ دار مالی لحاظ سے تکلیف میں ہیں۔ اس لئے مقامی جماعتوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے دوستوں کے رشتہ داروں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں۔ تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ مقامی احباب کی تھوڑی سی توجہ ایسے قابل ہمدردی عورتوں اور بچوں وغیرہ کے لئے بہت سہارے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اور یقیناً یہ ان کے لئے موجب ثواب بھی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

۴۸/۱۲/۱۱

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کی تشریف آوری

"مجھے یقین ہے کہ یہ ادارہ ہمارے قومی رہنما پیدا کرنیکا موجب ہوگا"

(ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس)

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مغربی پنجاب بمعہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس چنیوٹ تشریف لائے۔ مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دعوت پر آپ ہمارے سکول میں بھی تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ علاوہ دیگر احباب کے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی تھے۔ آپ نے ہائی کلاسز کے طلباء کی رائفل پریڈ ملاحظہ فرمائی۔ اور اسے دیکھکر نہایت خوش ہوئے۔ طلباء کا جوش اور انہماک اس درجہ قابل قدر تھا کہ آپ نے پریڈ ختم ہونے پر مندرجہ ذیل ریمارکس سکول کی ریکارڈ بک پر درج فرمائے۔

"آج مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قومی رضاکاروں کی پریڈ سکول کے میدان میں دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی ہے۔ لڑکوں کا جوش ایسا ہے۔ جو حقیقتاً اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ میری دعا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ ادارہ ہمارے قومی رہنما پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ میرے علم میں اور کوئی ایسا سکول نہیں جس کا ریکارڈ اتنا قابل فخر اور اتنا شاندار ہو"

ہم جناب صاحب ممدوح کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے طلباء کو عملاً اپنے ملک اور قوم کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں حدیث مستقبل درخشندہ ستارے بنائے آمین

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

نادہندگان کے بارے میں ضروری اعلان

نظارت بیت المال نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایسے تمام احباب جنہوں نے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے کوئی چندہ عام یا حصہ آمد ادا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ ان پر واجب تھا کے اسماء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے عرض کردے۔ کہ حضور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے وعدہ تو کیا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے لیکن مالی جیسی معمولی قربانی کی طرف بھی ایک سال سے کوئی توجہ نہیں دی۔ مقامی جماعت کے دوستوں نے ہر ممکن طریق سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن یہ اپنی اصلاح کی طرف نہیں آتے۔ اور پھر جو فیصلہ حضور فرمائیں۔ اس کے مطابق عمل کیا جاتے۔

اس ضمن میں حضور بار بار فرما چکے ہیں کہ ایسے احباب جو لازمی چندہ باقاعدہ نہیں دیتے ان کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا وہ چندہ دیں یا پھر ہم انہیں جماعت سے نکال دیں گے

اس لئے آپ کی خدمت میں یہ عریضہ بھجوا کر التماس ہے کہ براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اپنی جماعت کے تمام ایسے احباب کے نام اور ان کی ماہوار آمد سے مطلع فرمائیں۔ جنہوں نے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے کوئی چندہ عام یا وصیت نہیں دیا۔ اور نہ ہی اسبارے میں مرکز یعنی نظارت بیت المال سے معافی حاصل کی۔ ایسے احباب کے نام آپ اپنی مجلس عاملہ میں پیش فرمائیں تا مجلس عاملہ اپنی رائے کے ساتھ ان اسماء کو نظارت بیت المال میں بھجوائے۔ (نظارت بیت المال)

مبارک ہے وہ ہاتھ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے

عہدیداران جماعت کے کام اور امتحان کا وقت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ ایمان افروز خطبہ جو حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ شائع ہو چکا ہے امید ہے۔ عہدیداران جماعت مخلصین جماعت کے وعدوں کی فہرستوں کے مرتب کرنے میں سرگرمی سے مصروف ہوں گے۔ جماعت احمدیہ جس نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ ہر جماعت کے دور اول اور دور دوم کے وعدے اس کے اس عزم کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ جو اسکے دل میں اسلام کے لئے قربانی کرنے کا پایا جاتا ہے پاکستان کی ہر جماعت کے وعدوں کی مکمل فہرست ۳۱ دسمبر تک حضور کی خدمت میں پیش ہو جانی چاہیئے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

433

مکتوب امریکہ

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ

(۱)
امریکن سوسائٹی کی مرض کی تشخیص

مغربی تہذیب نے جس بری طرح امریکنوں کی عائلی زندگی کے امن کو برباد کیا ہے اس کا اعتراف پہلے تو شاذ ہی ہوتا تھا لیکن اب جوں جوں یہ سیلاب بڑھتا جا رہا ہے۔ اہل دانش اس امر پر غور کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ کیفیت کو تو وہ دنیا کی سب سے زیادہ متمدن، سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور سب سے بڑھ کر دولت مند قوم ہیں۔ مگر پھر بھی یہ خانہ بربادی؟ آخر یہ کیوں؟ ابھی کل ہی شکاگو میں ایک مشہور ماہر نفسیات ڈاکٹر لوئیس ایل مان (man) نے شیرمن ہوٹل میں روٹری کلب کو اس نازک موضوع پر خطاب کیا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر مذکور کی رائے میں اس کی وہی وجوہات ہیں جن کی طرف اسلام نے ساڑھے تیرہ سو برس قبل دنیا کو متوجہ کیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ آخر امریکن سوسائٹی میں کیا نقص ہے کہ صرف گزشتہ سال میں ہی پانچ لاکھ سے زیادہ طلاقیں ہوگئیں اور مجموعی طور پر تین میں سے ایک شادی کا انجام طلاق پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایل مان کہتے ہیں کہ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ امریکن شادی میں نہ والدین سے پوچھا جاتا ہے اور نہ ان کی رضامندی لی جاتی ہے۔ ان کا دوسرا جواب یہ ہے کہ امریکہ میں وہ کورٹ شپ جو درحقیقت شادی کے بعد شروع ہونی چاہئے وہ شادی کے وقت تک شروع ہو کر ختم بھی ہو جاتی ہے۔ جب مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کے متعلق اس تہذیب مغربی کی جھوٹی آزادی پر ناز کرنے والوں کو اسلام کی وسطی تعلیم سے آگاہ کیا جاتا تو اسے قدامت زدہ خیالات کہہ کر ٹھکرایا جاتا اور رشتہ مناکحت میں ولی کی رضامندی کی شرط کو عاقلہ تعلیم یافتہ خاتون مغرب کے لئے باعث ہتک خیال کیا جاتا ہے لیکن اب اس تہذیب مغرب کے علمبردار عورت تو یا مرد کے لئے بھی ولی کی ضرورت کا احساس کر رہے ہیں ؎

آنکہ ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

(۲)
سائنس اور مذہب

موجودہ مادی دنیا میں بالعموم سائنس اور مذہب کو ایک دوسرے سے علیحدہ ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کا ضد تصور کیا جاتا ہے اور اسلام کی اس حکیمانہ تعلیم کو نظر انداز کیا جاتا ہے کہ درحقیقت یہ آسمان و زمین۔ یہ چاند ستارے۔ جو سما اور کل کائنات اشرف المخلوقات کی جولان گاہ ہے۔ جوں جوں انسان کارخانہ قدرت پر غور و تدبر کر کے الٰہی قوانین و حقائق کو سمجھتا ہے۔ جتنا جتنا اسے اس عظیم الشان اور وسیع نظام عالم کا ادراک ہوتا ہے اتنا ہی اس کی روح کے لئے خالق ازلی کی تسبیح کا زیادہ موقعہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن مادی دنیا میں کہیں کہیں فطری صداقت بھی جوش مارتی ہے ڈاکٹر ڈونوئے (Dr. Du Noüy) کی پچھلے سال ایک کتاب انسانی قسمت (Human Destiny) کے نام سے لاکھوں کی تعداد میں بک چکی تھی۔ اب ان کی موت کے بعد ان کی دوسری کتاب "شاہراہ عقل" (The Road to Reason) کے نام سے حال ہی میں چھپی ہے۔ کتاب کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ روحانی تربیت کے بغیر دنیوی تعلیم بے فائدہ ہی نہیں ضرر انگیز ہے۔ ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ دنیا کو بہتر بنانے کے لئے ازبس لازمی ہے کہ روحانی قابلیتوں اور سائنس کے علوم کو باہم امتزاج دیا جائے۔ ان کی رائے میں خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار ایک عظیم حماقت ہے جس کا موجودہ سائنسدان مرتکب ہو رہا ہے۔ ایک مشہور اور نامور فلاسفر کا یہ اعتراف ازبس غنیمت ہے۔ خدا وہ وقت لائے جب ساری دنیا اس صداقت کو پالے۔ اور اسلامی تعلیم کے تمام پہلوؤں کی حکمت کو سمجھ کر اس کی صحیح معنوں میں پیروی کرے۔

(۳)
امریکن چرچ اور اشتراکیت

اشتراکیت اصولی طور پر خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتی ہے۔ اس لئے مذہب اور کمیونزم میں صلح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو نظام سرے سے خدا کی ہستی کو ہی سوسائٹی کے لئے زہر خیال کرے اسے مذہب سے کیا واسطہ؟ لیکن جب ایک مذہب کی بنیادیں ہی کھوکھلی ہو چکی ہوں اور وہ عقل انسانی کے لئے باعث تسلی و اطمینان نہ ہو سکے تو اس مذہب کے پیروؤں میں کمیونزم کا داخل ہو جانا کچھ بعید نہیں۔ حال ہی میں امریکن کانگرس کی ایک سرکاری کمیٹی House Committee (On Un-american Activities) کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں کمیٹی نے اہل وطن کو خبردار کیا ہے کہ امریکہ میں اشتراکیت کا پروپیگنڈا چرچ کے اداروں کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ بالخصوص وائی ایم سی اے۔ اور وائی ڈبلیو سی اے کی تنظیموں کے ذریعے اشتراکی خیالات کی امریکہ میں باقاعدہ اشاعت کی جاری ہے بعض پادری تو باقاعدہ کمیونسٹ پارٹی کے ممبر بھی پائے گئے ہیں۔ پندرہ روزہ رسالہ پروٹسٹنٹ کا ایڈیٹر عیسائی چرچ پر اس الزام کی تردید کرتا ہوا نہایت معنی خیز بات کہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "ہم اپنی تحریروں میں "عیسائی کمیونسٹ" کے الفاظ عمداً استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری رائے میں بہتر مفاہمت کے لئے دونوں کے خیالات سے استفادہ ضروری ہے" عیسائیت کی بے بسی، نادار اور کھوکھلے پن کی اس سے بڑھ کر مثال کیا ہوگی کہ مذہب کو برقرار رکھنے کے لئے کمیونسٹ کی چوکھٹ پر جبیں سائی کی جائے۔

(۴)
مٹتا ہوا سایہ

نیویارک امریکہ ہی کا نہیں دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس کی اسی نوے لاکھ کی آبادی میں سب ہی قسم کے لوگ بستے ہیں۔ ایک طرف اطالوی لوگوں کا محلہ ہے۔ تو دوسری طرف یہ معلوم ہوتا ہے جیسے چین کا ایک ٹکڑا اپنی تمام خصوصیتوں سمیت یہاں لا بسایا گیا ہو۔ جرمن۔ جاپان۔ میکسیکن۔ یہودی سب کے اپنے اپنے محلے ہیں۔ یہ وہ شہر ہے جہاں مغربی تہذیب اپنی تمام عریانیوں اور عہد حاضر کے ہر سامان تعیش کے ساتھ برسر عام ہے مگر اس وسیع شہر میں ایک ایسا قطعہ ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں امریکن نیگرو دہقانی کالے رنگ کے امریکن رہتے ہیں۔ اسے ہارلم (Harlem) کہتے ہیں۔ ایک زائر جب شہر کے مرکزی حصہ مین ہٹن (Manhattan) کی سربفلک عمارتوں کو دیکھتا ہے جہاں دنیا جہان کے تمام مادی وسائل عیش مہیا ہیں اور پھر فارغ البال امریکنوں کے مضافات شہر میں خوبصورت کشادہ، مزین اور صاف ستھرے مکانات کی نفاست سے مرعوب ہونے کے بعد کالی آبادی کے محلہ ہارلم میں پہنچتا ہے تو اس کی حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ وہ تعجب سے سوچتا ہے کہ آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس خوبصورت شہر نے اپنے جسم پر یہ بھیانک داغ برداشت کر لیا ہو۔ امریکہ کا نیگرو کس خستہ حالی میں رہتا ہے اس کا بہترین نظارہ ہارلم میں کیا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں ایک مصنفہ اَیُن مروڈن کی کتاب "مقامات منزلہ پہاڑ" کے نام سے چھپی ہے۔ اس کتاب کے ایک حصے میں مصنفہ نے ہارلم کی زندگی کا ایک نقشہ کھینچا ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے:۔

"یہاں اس تاریک، دھوئیں دار، متعفن قطعہ میں لاکھوں نیگرو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اکٹھے کر دئیے گئے ہیں جن میں سے اکثر کو نہ کھانے کے لئے کافی غذا ملتی ہے، نہ روزی کمانے کے لئے مناسب کام۔ یہاں ایک قوم کی تمام حسیات، تمام تخیلات، تمام ادراک۔ جذبات، آرزوؤں ارمانوں، امیدوں اور امنگوں کو کچل کے رکھ دیا گیا ہے۔ ایسی قوم جو اس ناروا سلوک کا احساس کرتی ہے اور احساس کی بناء پر نفرت و تعصب کے جذبات کے ساتھ اپنی تعمیر کردہ ناقابل عبور چار دیواری میں ہی بستی ہے۔ اس قوم میں قدرت کی دی ہوئی قابلیتیں، عقل، محبت، موسیقی اور شعریت موجود ہیں۔ لیکن یہ تمام صلاحیتیں جو فطرت کے ساتھ مادی تنگی میں جس کے نتیجہ ہزاروں ہزار روحیں گناہ، غلاظت اور ذلت و نکبت کے ساتھ تباہ کر دی گئی ہیں۔ ان روحوں کو یہ المنظر بنایا گیا ہے۔ نہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ انہیں زندہ انسانوں کی فہرست سے ہی خارج کر دیا گیا ہے"

تہذیب حاضرہ کے اس تاریک پہلو پر مصنفہ یوں ماتم کناں ہے:۔

"اس خوفناک صورت حالات کا بدترین پہلو یہ ہے کہ بذات خود ہارلم اور اس میں بسنے والا ایک ایک نیگرو ہماری تہذیب پر زبان حال سے لعنت بھیج رہا ہے۔ ہارلم کا قطعہ نیویارک شہر اور اس کے دولت مند باشندوں کے خلاف خدا کی طرف سے فرد جرم ہے۔ ہارلم کی پیشہ ور عورتیں۔ ہارلم کی کثرت بدکاری۔ یہاں کی شراب اور دوسری منشیات کی محفلیں اور یہاں کی ہر چیز پارک ایونیو کی سفید دولت مند آبادی کی "مہذب مانند" بدکاری اور عشرت زدہ طاقتوں کا ہی عکسی منظر ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہارلم کی زندگی ہماری سوسائٹی کے نظام پر ایک خدائی تبصرہ ہے بلکہ ایک لحاظ سے یوں کہئے ہالی ووڈ کے متعلق خدا کی رائے کا اظہار ہارلم کی صورت میں ہوتا ہے۔ ہالی ووڈ میں جو کچھ سامان ہائے عشرت کے ساتھ ہوتا ہے وہ غربت کی مایوسی کے ساتھ ہارلم میں نظر آتا ہے"

آگے چل کر صاحب تصنیف لکھتا ہے۔

"سب سے وحشتناک بات یہ ہے کہ اس ساری آبادی میں ایک نیگرو ایسا نہیں جو کہیں اپنی فطرت کے گوشوں میں یہ احساس نہیں رکھتا کہ اس کی نظر میں سفید قوم کی اس تہذیب کو عفونت زدہ ہارلم کے گوڑے کرکٹ

جنسی وقعت بھی نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ تہذیب مغرب کا یہ سارا کارخانہ ایک گلا سڑا ڈھیر ہے ایک دھوکہ ہے۔ بالکل کھوکھلا۔ ایک گھٹا ہوا سایہ۔ مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ حقیقت حال سے اس علم کے باوجود وہ اسے حاصل کرنے اس کی خواہش کرنے اور اسے پسندیدگی کے بناوٹی جذبات سے دیکھنے پر مجبور ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ گویا اس کے خلاف ایک طرح کی اذیت ناک سازش ہے جیسے کہ وہ اس بات کے لئے مجبور کیا گیا ہو کہ اپنی زندگی کے ساتھ اس ذلت کی صحیح نمائندگی کرے جس نے سفید نسل کی ہستی کو اس کی جڑوں تک تباہ کر دیا ہے۔"

اسی پر بس نہیں مصنف مزید لکھتا ہے:۔

"ہارلم کی آبادی کے چھوٹے بچے اپنے سیاہ مکانوں کے تاریک کمروں میں اس طرح سے پل رہے ہیں جس طرح ڈبوں میں بند مچھلی۔ جہاں وہ اپنی آنکھوں سے ہر قسم کی بدی دیکھتے ہیں۔ جہاں ہر گھڑی اس طرح گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے کہ ان بچوں سے مشاہدہ کے بغیر گذر ہی نہیں سکتا۔ یہ ہے دولت مندوں کی عشرت زدہ "مہذب" زندگی کا داغ جس کی حرص اور رذیل خواہشات کے گناہوں کے نتیجہ میں ہارلم بنا ہے۔ یہ نتیجہ نہ صرف اصل سبب کے مشابہ ہے بلکہ اسے اور بھی نمایاں کرتا ہے۔ ہارلم ان لوگوں کے جرائم کا مرقع ہے جو اس کے وجود کے صحیح طور پر ذمہ دار ہیں"

یہ ہے تہذیب حاضرہ کا ایک منظر۔ مغربی تمدن کا گھٹا ہوا سایہ! عفونت زدہ مادی نظام کی گرتی ہوئی عمارت جسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر ہمیں نئی بنیادوں پر احمدیت اور اسلام کا خوبصورت قصر تعمیر کرنا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

بابو احمد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ

(از قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ)

حضرت بابو احمد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۴۸ء کو بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ایک بجے کے قریب اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات رات کے ایک بجے ہوئی اور دو بجے قادیان میں بذریعہ فون جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر قادیان کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ آپ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش بھی سیالکوٹ میں ہوئی۔ لیکن کون کہہ سکتا تھا کہ ابھی کے جسد بے جان کو بالآخر سیالکوٹ کی خاک کے سپرد کرنا ہی مقدر تھا۔ ۱۹۳۳ء میں ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں آپ نے رہائش اختیار کر لی تھی۔ لیکن گذشتہ سال وہاں سے نکل جانے پر مجبور ہو گئے۔ جب سے آپ سیالکوٹ میں تشریف لاتے تھے بیماری کے دوران میں اپنی وفات تک بار بار کہتے کہ میری لاش کو قادیان ضرور پہنچا دینا چنانچہ جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا فون آیا کہ آپ کی لاش کو ضرور قادیان پہنچا دیا جائے گا۔ تو پھر آپ کو اطمینان آیا سو ہم اس مبارک وقت کے منتظر ہیں۔ کہ جب خدا اپنی قدرت سے ہمارے لئے وہ دن دکھلاتا ہے۔ اور ہم حضرت احمد کے پروانوں کو اُس کے قدموں میں لے جاتے ہیں آپ نے ۱۸۹۰ء میں بیعت کی تھی۔ آپ دو دفعہ انگلستان تشریف لے گئے۔ پہلی دفعہ ۱۹۲۱ء میں اور دوسری دفعہ ۱۹۳۶ء میں جب کہ حضرت صاحب نے تحریک کی کہ صاحب توفیق اپنے اخراجات پر غیر ممالک میں نکل جائیں۔

آپ اپنے سارے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہیں۔ آپ کے ہی ذریعہ سے آپ کے خاندان کو احمدیت نصیب ہوئی۔ نوشہرہ میں بھی آپ کے ہی ذریعہ سے جماعت قائم ہوئی۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک نوشہرہ کی جماعت کے امیر رہے آپ ایک عرصہ تک امیر صوبہ سرحد بھی رہے۔ آپ کو ہمیشہ شدید خواہش ہوتی کہ سابقون الاولون میں شامل ہوں۔ چنانچہ آپ ہر چندہ بذریعہ ٹیلیگرام بھیجا کرتے تھے۔ آپ کا شوق اس حد تک بڑھا ہوا تھا کہ جب قادیان کو ٹرین چلی ہے تو نوشہرہ سے سب سے پہلا شخص جو قادیان کا ٹکٹ لینے والا تھا وہ بابو صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ہی تھے اور آپ تیس سال تک نوشہرہ کنٹونمنٹ بورڈ میں ہیڈ کلرک رہے آپ دفتر کے اوقات میں کوئی ذاتی خط تک نہ لکھتے تھے کہتے تھے کہ یہ وقت یہ سیاہی یہ کاغذ میرے نہیں ہیں گو یا تقویٰ کی باریک راہوں پر آپ گامزن تھے جب تنخواہ ملتی سب سے پہلے وہیں دفتر سے ہی چندہ بھیج دیتے تھے۔ نوشہرہ میں جتنے مہمان آتے۔ سب کو اپنے پاس ٹھہراتے تھے جب آپ انگلستان سے لوٹے ہیں۔ تو لاہور کی مشہور فرم مراتب علی اور احسان علی نے آپ کو ملازم رکھا۔ کہ یہ شخص احمدی ہے۔ اس لئے دیانتدار ہے ۱۹۳۴ء میں آپ نے ایک مجلس "مجلس ابنائے فارس" کے نام سے بنائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے نونہالوں سے تقریریں وغیرہ کرایا کرتے تھے۔ خاندان نبوت سے آپ کو ایک عشق تھا۔ المختصر آپ احمدیت کے حقیقی نمونہ تھے صحابہ کا طرز عمل آپ میں نمایاں تھا آپ احمدیت کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احمدیت کے لحاظ سے آپ کی وفات کی وجہ سے خاندان میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضلوں سے پُر کر دے۔ آپ کا وجود ہمارے لئے باعث رحمت تھا۔ اب جب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بالآخر میں احباب جماعت سیالکوٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے نہایت اخلاص سے آپ کی نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین میں حصہ لیا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے ملتجی ہوں کہ وہ چچا جان مرحوم رضی اللہ عنہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا گو: قریشی مطیع اللہ نیو ہندوستان بلڈنگ سیالکوٹ شہر:۔

شکریہ

عزیزم بشیر احمد کو ایک خون کے الزام میں ناحق محصور کر کے قریباً ایک ماہ حراست میں رکھا گیا تھا وہ اب ہمارے قادر و مطلق خدا جو اس حقیقت کو جانتا ہے کے فضل و کرم سے ۱۲ نومبر بروز جمعہ رہا کر دیا گیا ہے۔ الحمد للہ فالحمد للہ۔

اب میں اُن دوست احباب کا جنہوں نے اس کے متعلق دعائیں کی ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ان سب کو اجر عظیم دے۔ راقم غلام قادر عشرتی عفی عنہ از سکندر آباد دکن

ایک احمدی ڈاکٹر کی نمایاں کامیابی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس پنجاب نے جو ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں اور لاہور کے مشہور راٹی سرجن ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے فرزند ہیں لندن میں ایف۔آر۔سی۔ایس کا امتحان پاس کیا ہے۔ یہ امتحان سرجری کی لائن میں سب سے چوٹی کا امتحان سمجھا جاتا ہے اور لندن کی یونیورسٹی اس کے لئے خاص طور پر شہرت رکھتی ہے۔ ہم اپنے عزیز نوجوان کی اس نمایاں کامیابی پر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب اور قاضی محمد اسلم صاحب (جن کا وہ بھتیجا ہے) اور قاضی فیملی کے دوسرے دوستوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز ڈاکٹر مسعود احمد سلمہ کی اس کامیابی کو خود ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۳/۱۲/۴۸

اعلان

"مولوی عبد الرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید کو ایک محکمانہ غفلت کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس روپے جرمانہ اور ایک دن مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ ان کے مقاطعہ کا دن مورخہ ۱۲/۱۵/۴۸ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے"

ناظر امور عامہ

شکریہ!

کل بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے لئے جو عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اسے کامیاب بنانے میں بہت سے اصحاب نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ لیکن تاہم ان اصحاب کے علاوہ ہم میاں عبد المجید صاحب نیلا گنبد والوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے دراصل اس اہم جلسہ کے بارے میں انتظامی اور صنعتی نقص کے امکان کو دور کرنے میں پورے اہتمام کے ساتھ ہماری مدد کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے اور ہمیں بھی باوفا اور سچا مخلص بنائے۔ آمین

خاکسار صفدر علی متعلم لاء کالج ناظم شعبہ نشر و اشاعت ایسوسی ایشن ۱۳/۱۲/۴۸

روس اور مصر میں فضائی سروس کا معاہدہ نہ ہو سکا

قاہرہ ۱۲۔ دسمبر۔ فضائی سروس کے سلسلے میں ایک معاہدہ کرنے کے لئے جو مذاکرات مصر اور روس کے درمیان ہو رہے تھے۔ وہ ناکام ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روس فضائی سروس کے انتظامات پر مصری حکومت کی نگرانی کو محدود کر دینا چاہتا تھا۔

شاہ جارج کرسمس کے دن تقریر نشر کریں گے

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ جارج ششم کرسمس کے دن حسب معمول ایک تقریر نشر کریں گے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ تقریر جو برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک کے لئے ہو گی آپ کہاں سے نشر کریں گے۔ پہلے آپ یہ تقریر سینڈ رنگھم میں اپنے دار المطالعہ سے براڈ کاسٹ کیا کرتے تھے۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۱۲۔ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں ایک بل پیش کریں گے۔ جس میں ڈپلومیٹک اور سفارتی حکام سے حلف وفاداری لینے اور بعض سرکاری فرائض کے سلسلہ میں باقاعدہ فیس کی وصولی کا طریق تجویز کیا جائیگا۔

مسٹر مندل ۱۹۴۷ء کے صنعتی تنازعات کے قانون میں ترمیم کے لئے ایک بل پیش کریں گے۔

فلسطین کے متعلق روسی مطالبہ مسترد ہو گیا

پیرس ۱۲۔ دسمبر۔ کل جب اقوام متحدہ میں فلسطین کے مجوزہ مصالحتی کمیشن میں امریکہ فرانس اور ترکیہ کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تو روسی مندوب مسٹر ویشنسکی نے یہ مطالبہ کیا کہ مصالحتی کمیشن پانچ ارکان پر مشتمل ہونا چاہیے۔ کیونکہ تین ارکان کمیشن فلسطین میں اپنے فرائض بوجہ احسن سر انجام نہیں دے سکیں گے۔ بحث و تمحیص کے بعد روسی مطالبہ مسترد کر دیا گیا۔ مصالحتی کمیشن کے متعلق جو برطانوی قرارداد منظور ہوئی۔ اس کے حق میں ۳۷ اور ۵ اس کے خلاف ووٹ دیئے۔ ۸ ممالک غیر جانبدار رہے جن میں ہندوستان اور ایران اور برما بھی شامل تھے۔ خلاف ووٹ دینے والوں میں پاکستان عرب ممالک اور روسی بلاک سے تعلق رکھنے والے ممالک تھے۔

نئی دہلی ۱۲۔ دسمبر۔ ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر سی راج گوپال آچاریہ ۱۵۔ دسمبر کو علی گڑھ روانہ ہو جائیں گے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۲۔ دسمبر۔ آج مسلم لیگ کے ناظم اعلیٰ چوہدری خلیق الزمان نے بتایا کہ پاکستان مسلم لیگ کی کونسل کا پہلا اجلاس جنوری کے آخر میں یہاں منعقد ہو گا۔ (اپ)

بین المملکتی کانفرنس میں اکثر امور کے متعلق سمجھوتہ ہو چکا ہے (دستی)

کانفرنس میں مکمل مفاہمت ہو جائے گی

دہلی ۱۲۔ دسمبر۔ بین المملکتی کانفرنس کی قائم کردہ سب کمیٹیوں میں اکثر نزاعی مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور موجودہ حالات میں یہ یقین پیدا ہو گیا ہے۔ کہ تمام نزاعی مسائل پر فریقین میں مکمل مفاہمت ہو جائے گی۔ خیال ہے کہ منگل کو سرکاری طور پر کانفرنس کی کامیابی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ پاکستان کا وفد بدھ کو کراچی واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہے

مغربی پنجاب کے وزیر سردار عبد الحمید دستی آج دہلی کانفرنس میں شرکت کے بعد لاہور واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دہلی کی بین المملکتی کانفرنس نہایت خوشگوار ماحول میں جاری ہے۔ اور فریقین مصالحت کی سپرٹ سے سرشار نظر آتے ہیں۔ مسٹر دستی نے بتایا۔ کہ کئی امور پر تو سمجھوتہ بھی ہو چکا ہے۔ کانفرنس کا دوسرا مکمل اجلاس کل منعقد ہو رہا ہے۔ اور سرحدی تنازعات طے کرنے والی کمیٹی کے ارکان نے سٹیرنگ کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کی۔ سٹیرنگ کمیٹی نے اقتصادی امور اور پناہ گزینوں کی جائداد سے تعلق رکھنے والی کمیٹیوں کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد انہیں آخری شکل دی۔ "سٹیٹسمین" کی اطلاع کے مطابق بین المملکتی کانفرنس کی سیاسی کمیٹی میں ہندوستان و پاکستان کی اقلیتوں کے مسئلہ پر فریقین میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور کمیٹی نے اس سلسلہ میں جو فیصلے کئے ہیں۔ ان میں معاہدہ کلکتہ کی سیاسی دفعات پر پھر زور دیا گیا ہے۔ جن کے مطابق اقلیتی بورڈ قائم کئے جائیں گے۔ اور غیر دوستانہ پروپیگنڈا کو بند کرانے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں گے۔

برطانیہ مشرق اردن کی حفاظت کرے گا

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ "ایوننگ نیوز" کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اگر اسرائیل نے مشرق اردن پر کسی قسم کا حملہ کیا تو برطانیہ مشرق اردن کی حفاظت کے لئے مصر میں نہر سویز کے علاقہ میں مقیم اپنی فوجیں روانہ کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ برطانیہ نے سلامتی کونسل کی کمیٹی کے سامنے جو شکایت پیش کی ہے۔ کہ اسرائیل کی فوجیں مشرق اردن کے علاقہ پر دست درازیاں کر رہی ہیں۔ اس کے پیش نظر یہ حقیقت صاف معلوم ہوتی ہے (اسٹار)

پنڈت نہرو حیدر آباد جا رہے ہیں

حیدر آباد (دکن) ۱۲۔ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۲۴۔ دسمبر کو یہاں ایک سہ روزہ غیر رسمی دورے کے سلسلے میں پہنچیں گے۔ حیدر آباد میں قیام کے دوران میں پنڈت نہرو ایک عام جلسہ سے خطاب کریں گے اور دکن ریڈیو سے ایک تقریر نشر کریں گے۔

برطانیہ کی آبادی کے اعداد و شمار

مردوں کے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ عورتیں زائد

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ حال ہی میں برطانوی حکومت نے برطانیہ کی آبادی کے متعلق اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ میں مردوں کی نسبت ڈیڑھ لاکھ سترہ ہزار عورتیں زیادہ ہیں ان "زائد" عورتوں میں سے اکثر سو سال سے زیادہ عمر کی ہیں (اسٹار)

روس جنگی صنعتیں دور افتادہ مقامات پر منتقل کر رہا ہے!

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ روس اپنے خلاف ایٹم بم کے استعمال کے خطرہ کے پیش نظر حفاظتی تدابیر کے طور پر اپنی جنگی صنعتوں کو مختلف مقام پر دور دور پہنچا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ماسکو کے توپ خانے کے اکیڈمی کے صدر جنرل سلیگن نے زور دے جو اس بات پر زور دیا ہے کہ روس کی صنعت کو ایٹمی حملوں سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

اگرچہ روس میں جنگ کے متعلق گفتگو بہت کم ہے لیکن مستقبل کی جنگ میں ایٹم بموں کی حیثیت کے متعلق ہر جگہ گفتگو کی جا رہی ہے۔ روس کے اخبارات اس نظریے کو ختم کرنے میں مصروف ہیں۔ کہ ایٹمی حملوں کے باعث لڑائی میں فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔

---

۲۴ کونسل میں کل پاکستان مسلم لیگ کے عہدیداروں کے انتخابات اور مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے ممبران کے انتخابات کے علاوہ قوم کے دیگر اہم مسائل پر مذاکرات کئے جائیں گے (اسٹار)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی!

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول گوجرخان

دعویٰ دیوانی $\frac{۱۸۹}{۱۹۴۸}$ مہندی خان ولد راجہ شالم خان قوم مغل سکنہ ڈھوک بیاہ تحصیل گوجرخان بنام ہری سنگھ دعویٰ ۴۵۰/- روپیہ بابت تمسک۔ بنام ہری سنگھ ولد بوہڑ سنگھ قوم سکھ سکنہ دوکالی تحصیل گوجرخان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ہری سنگھ کی تعمیل عام ذرائع سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ہری سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ہری سنگھ مذکور تاریخ $\frac{۱۲}{۴۸}$ / ۲۳ یعنی ۲۳ ۱۹۴۸ء کو مقام گوجرخان حاضر عدالت ہذا نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۴۸}$ / ۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

دنیائے صحافت کے درخشندہ ستارے مولانا عبدالمجید سالک کی سلور جوبلی پر ورکنگ جرنلسٹ یونین کا اظہار عقیدت

اہل قلم کی خدمت میں "قلم" کی پیشکش

لاہور ۱۳ دسمبر آج مغربی پنجاب کے ورکنگ جرنلسٹس نے دنیائے صحافت کے درخشندہ ستارے مولانا سالک کی سلور جوبلی منائی۔ جرنلسٹ یونین کی طرف سے آپ کے اعزاز میں لوربنگ میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں تمام مقامی اخبار نویسوں کے علاوہ سید امتیاز علی تاج۔ ڈاکٹر ایم۔ ڈی تاثیر۔ سید عابد علی عابد اور دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔

جنرل سیکرٹری مسٹر جمیل الزمان کے تقریب کا تعارف کرانے کے بعد سب سے پہلے یونین کے صدر اور سول اینڈ ملٹری گزٹ کے سب ایڈیٹر مسٹر بولس نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہم اپنے ایک صحافی بھائی کی سلور جوبلی منا رہے ہیں۔ جو اپنے فن کا مسلم الثبوت استاد ہے۔ اور ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ اس جدوجہد صحافت میں ان کا قدم ہمیشہ بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ مسٹر بولس کے بعد مغربی پاکستان کے سید اعلیٰ مرتضیٰ احمد خاں اور نوائے وقت کے جائنٹ ایڈیٹر مسٹر پرلاس نے آپ کی صحافتی مساعی جمیلہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جناب شوکت تھانوی نے "سالک کی مزاح نگاری" پر ایک لطیف و دلچسپ مقالہ پڑھا جس کے بعد اسلامیہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایم۔ ڈی تاثیر نے سالک صاحب کے افکار و حوادث کے دلچسپ حادثات کا ذکر کرنے کے بعد حسب ذیل قطعۂ تاریخ پڑھا۔

گوہر درج جسم و جان سالک
دلبر و یار مہربان سالک
گفت تاریخ او دبیر فلک
ملک عبدالمجید خاں سالک

تاثیر صاحب کے بعد یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر جمیل الزمان نے یونین کی طرف سے سالک صاحب کی خدمت میں ایک "قلم" پیش کیا۔

سب سے آخر میں مولانا عبدالمجید خاں سالک نے اپنی ۲۸ سالہ صحافتی زندگی کی روداد نہایت ہی لطیف انداز میں سنائی۔ سید امتیاز علی تاج کے کہکشاں اور فانوس خیال کا ذکر کرنے کے بعد جو لاہور میں کتابت ہو کر قادیان سے چھپتا اور پٹھانکوٹ سے نکلا کرتا تھا۔ آپ نے تہذیب نسواں سے زمیندار میں چلے آتے۔ ایک سال جیل میں رہ آنے کے بعد جناب غلام رسول مہر کے ساتھ ۱۹۲۷ء میں انقلاب نکالنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے ۱۹۱۴ء میں اخبار نویسی شروع کی تھی۔ اس طرح ۳۴ برس بنتے ہیں۔ اگر روزنامے کی اخبار نویسی کا عرصہ لیا جائے تو ۲۸ سال بنتے ہیں کہ وہ ۱۹۲۰ء میں شروع کی تھی معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرے عزیزوں نے دراصل "مدیر افکار" کی سلور جوبلی منائی ہے کیونکہ یہ افکار باقاعدہ لکھنے دراصل ۱۹۲۳ء میں شروع کئے تھے

آپ نے فرمایا مجھے نوجوانوں کے اس ارادے کا کہ وہ میری کوئی سلور جوبلی منانے کے پروگرام بنا رہے ہیں۔ سب سے پہلے "ربوہ" میں پتہ چلا جہاں ہم سب حضرت مرزا صاحب کی دعوت پر احمدیوں کا نیا مرکز دیکھنے گئے تھے لیکن مجھے یہ بھی یقین نہ تھا کہ یہ اپنی دھن کے اس قدر پکے نکلیں گے۔

آپ نے فرمایا میرا ارادہ تھا کہ ۲۸ سال کی محنت ایک بہت کافی محنت ہے اب اخبار نویسی چھوڑ کر گھر میں بیٹھ کر کتاب نویسی کروں لیکن عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے اس اظہار خلوص اور ایک تازہ "قلم" کی پیشکش نے میری مردہ رگوں میں از سر نو تازہ خون دوڑا دیا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

مصالحتی کمیٹی کی رپورٹ

پیرس ۱۳ دسمبر۔ انڈونیشیا کی مصالحتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کے سامنے پیش کردی ہے۔ اس رپورٹ میں ڈچ انڈونیشین مذاکرات کی ناکامی کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں خالص ڈچ حکومت کا قیام

ہیگ ۱۳ دسمبر۔ گزشتہ تین سال سے جمہوریہ انڈونیشیا اور ڈچ حکومت کے درمیان صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ بعض اختلافات کی وجہ سے ناکام ختم ہو گئی ہے اور اب اس کے دوبارہ شروع ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی۔

سب سے بڑا اختلاف عارضی حکومت کا قیام کے سلسلے میں پیدا ہوا ہے۔ چونکہ حکومت ڈچ نے انڈونیشیا کے کسی نمائندے کو شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ولندیزیوں نے انڈونیشیوں کی مخالفت کے باوجود ایسی عارضی حکومت کے قیام کا فیصلہ کر لیا ہے جس میں انڈونیشیا کا کوئی [illegible] نہ ہو گا۔

جے پور میں انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کے جے پور کے اجلاس کیلئے ریلوے کے افسروں نے ضروری چیزوں کو مناسب اہمیت دی ہے۔ سامان اور اشیائے خوردنی کے ویگن سب سے پہلے بھیجے گئے ہیں۔ سامان کے کل ۱۲۵۶ ویگن بھیجے گئے۔

پنڈت نہرو حیدر آباد کے دورے پر

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ پنڈت نہرو اس ماہ کے آخر میں تین روز کے لئے حیدر آباد جائینگے۔ جہاں وہ ایک جلسہ عام کو خطاب کریں گے۔ اس اثنا میں وہ میجر جنرل چوہدری کے مہمان ہوں گے۔

مذہب کے معاملے میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں ہے چوہدری ظفراللہ خاں کی جنرل اسمبلی میں تقریر

پیرس ۱۳ دسمبر۔ کسی شخص کو اسکی مرضی کے مطابق تبدیلی مذہب کی اجازت کے موضوع پر پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل انسانی حقوق کے اعلان کے آخری مباحثہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے تقریر کی۔

جب یہ مسئلہ تیسری کمیٹی کے سامنے تھا تو اس کمیٹی کے پاکستانی مندوب اور سعودی عرب میں اور دیگر عرب وفود کے نمائندوں نے اس پیراگراف کی مخالفت ان وجوہات کی بنا پر کی تھی کہ مسلمان کے لئے تبدیلی مذہب ناممکن امر ہے۔

کل چوہدری ظفر اللہ خاں نے اعلان کیا۔ جب یہ مسئلہ تیسری کمیٹی کے سامنے تھا تو پاکستان کے مندوب کو ایک پیراگراف کے متعلق کچھ غلط فہمی ہوئی۔ جس میں کہ تبدیلی مذہب کی اجازت دی گئی تھی۔ ہمیں اس کا بہت اندیشہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ صاف نہ کیا گیا۔ تو ممکن ہے کہ پاکستان کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو جائے اسلئے میری خواہش ہے کہ میں پاکستان کے مندوب کی پوزیشن کی وضاحت کروں۔ تاکہ اس بہت اہم مسئلہ پر آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے پاکستان بلا کسی حجت اور بلا کسی شرط کے ضمیر کی آزادی اور مذہب کی آزادی کا حامی ہے اور اس دفعہ میں جس قدر آزادی دی گئی ہے پاکستان ان سب کی حمایت کرتا ہے۔

اگر یہ مسئلہ محض مناسبت یا حکمت عملی کا ہوتا۔ تو میں حمایت والے بیان میں ایک لفظ اور بڑھانا ضروری خیال کرتا۔ لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ یہ مسئلہ محض پالیسی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اس قسم کا ہے۔ جس کا تعلق ہمارے مذہب اسلام کی عزت سے ہے۔ اسلئے یہ مسئلہ بہت ہی اہم ہے اور ہم اس مسئلے میں کسی قسم کی غلط فہمی رکھنا نہیں چاہتے خاص طور پر جب کہ ہمارے مندوب نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نے کمیٹی کے سامنے ہماری صحیح رائے پیش کی ہے۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ سب سے زیادہ پر یقین اور سب سے زیادہ مستحکم اور قابل اعتبار اسلامی تعلیم کا معیار قرآن شریف ہے مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق قرآن خود خداوند تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن نے ایمان سکھلایا ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ قرآن نے یہ بھی حکم دیا ہے مذہب کے معاملے میں کسی قسم کا جبر نہیں ہونا چاہئے ایمان کا تعلق ضمیر کے ساتھ ہے۔ اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ضمیر پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جا سکتا "انہوں نے کہا۔ اگر تم کسی شخص کے ضمیر پر جبر کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اس شخص کو صرف منافق بنانے میں کامیاب ہوگے"

قرآن کریم میں ہدایت کا راستہ بالکل واضح ہے یہ راستہ غلط اور گمراہ راستے سے بالکل علیحدہ ہے اس لئے انسان کو مکمل اختیار ہے کہ جس پر وہ یقین کرے اسے منتخب کر لے اور جس پر وہ یقین نہ کرے اس کو ترک کر دے

چوہدری ظفر اللہ خان نے مزید بتایا۔ جو شخص ایمان لانا چاہتا ہے۔ وہ ایمان لے آئے۔ اور جو شخص یقین نہیں کرتا۔ وہ ایمان نہ لائے۔

"قرآن مجید کے کسی پہلو پر بھی نظر ڈالئے۔ قرآن کریم کو ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک پڑھیئے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ قرآن حکیم میں منافقوں کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

"جبر کے حق کا مطالبہ کرنا بہت ہی غیر مناسب ہے اور دوسروں کے حقوق کا تلف کرنا بھی غیر مناسب ہے جن لوگوں نے اس شرط کے متعلق کسی قسم کے شبے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے محض خوف اور غلط فہمی کی بنا پر کیا ہے"

انہوں نے کہا جہاں تک اسلامی تعلیم کا سوال ہے۔ اس بات پر بالکل شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام نے ہر شخص کو آزادی ضمیر کی اجازت دی ہے۔ اور اسلام کی تعلیم ہر قسم کے جبر و تشدد کے خلاف ہے۔

آخر میں انہوں نے کہا۔ پاکستان کو اس شرط کی حمایت کرنے میں خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ شرط کسی شخص کے خلاف کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتی۔ (اشار)

سنگھیوں کی خلاف قانون حرکات

نئی دہلی ۱۳ دسمبر راشٹریہ سیوک سنگھیوں نے ہندوستان بھر میں اپنی تخریبی کاروائیاں شروع کردی ہیں اور ان پر جو پابندی عائد کی گئی ہے وہ جگہ جگہ اس کے برخلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ چنانچہ کل مدراس میں انہوں نے زبردست مظاہرہ کیا پولیس کے لاٹھی چارج کے باوجود وہ منتشر نہ ہوئے۔ اور انہوں نے پولیس کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ۹ سپاہی بھی زخمی ہو گئے بالآخر پولیس کو اشک آور گیس استعمال کرنا پڑی۔ ۸۰ سنگھیوں کو گرفتار کیا گیا کل دریا گنج دہلی میں مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے اشک آور گیس استعمال کی گئی۔ اور ۱۹۷ سنگھی گرفتار کر لئے گئے اسکے علاوہ لکھنؤ میں ۱۳۰ اور الہ آباد میں ۷۵ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔